REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۹ امان ۱۳۴۰ ہش ۹ مارچ ۱۹۶۱ء نمبر ۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۸ مارچ بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے رمضان کے ان آخری ایام میں خصوصیت اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

صدر ایوب نے امریکہ کا دورہ کرنے کے متعلق مسٹر کینیڈی کی دعوت منظور کر لی

صدر نومبر میں امریکہ جائیں گے۔ واشنگٹن میں وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب کا انکشاف

واشنگٹن ۸ مارچ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں وائٹ ہاؤس میں امریکہ کے صدر مسٹر کینیڈی سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ صدر ایوب نے امریکہ کا دورہ کرنے کے متعلق مسٹر کینیڈی کی دعوت منظور کر لی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ صدر ایوب سرکاری دورہ پر نومبر میں امریکہ آئیں گے

آپ نے کہا مسٹر کینیڈی نے صدر ایوب کی طرف سے دورہ امریکہ کی دعوت قبول کرنے پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔ وزیر خزانہ نے یہ نہیں بتایا کہ صدر ایوب کس تاریخ کو امریکہ پہنچیں گے مسٹر شعیب نے کہا میں نے مسٹر کینیڈی سے ملاقات کے دوران پاکستان اور امریکہ کے باہمی تعلقات پر بات چیت کی ہے۔ آپ نے بتایا بالخصوص زرعی فاضلات کی شکل میں امریکی امداد کا سوال زیر غور آیا۔ چنانچہ امریکہ نے اصولی طور پر چار سال کے عرصہ میں ایک ارب ڈالر کی امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ اس میں خوراک، تمباکو، تیل، روئی اور بعض دوسری اشیاء کی فراہمی شامل ہے ؛

پچاس نئے صنعتی ادارے قائم کرنے کیلئے ۴۷ لاکھ روپے کا زرمبادلہ

نئے کارخانے سال ختم ہونے سے پہلے کام کرنا شروع کر دیں گے

ملتان ۸ مارچ۔ حکومت مغربی پاکستان کے صنعتی ترقی کے پروگرام کے تحت بیس مختلف اقسام کی اشیاء تیار کرنے کے لئے سال رواں کے آخر تک پچاس نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کی اطلاع کے مطابق پچاس افراد یا کمپنیوں کو نئی مصنوعات کی تیاری کے لئے مشینری درآمد کرنے کے لئے زرمبادلہ کی منظوری دے دی گئی ہے۔ ان کارخانوں میں نٹ اور بولٹ شیشے کا سامان، ہلکے مشروبات، فاؤنٹین پن، مرمر کی سلیں اور مرمر کی دوسری اشیاء، ماربل جیسی تختیاں، شیشے، اور رومال، ربن، آئل کلاتھ، عینکوں اور دوربینوں کے شیشے، دھات کے برتن، فیس کریم، شیونگ کریم، ہیئر آئل، فیس پوڈر، ایئرپیپر، اور گرم اسٹنگ دھیلز، اونی قالین، دھاگہ اور مشین کے بنے ہوئے قالین، آٹے کی ملوں کا ضروری سامان درآمد کرنے کے لائسنس سات کمپنیوں کو دیئے گئے ہیں۔ نئے کارخانوں کی مشینری کے لئے ۴۷ لاکھ روپے کا زرمبادلہ منظور کیا گیا ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

بھارتی وزیر داخلہ پنڈت گووند ولبھ پنت انتقال کر گئے

نئی دہلی ۸ مارچ۔ بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گووند ولبھ پنت کل یہاں ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ گزشتہ ماہ اچانک بیمار پڑ گئے تھے۔ ان کی دماغی شریان متورم ہو گئی تھی۔ مسٹر پنت ایک طویل عرصہ تک نائب وزیر اعظم رہے آپ پنڈت نہرو کے قابل ترین مشیروں میں شمار ہوتے تھے۔ اور جنوری ۱۹۵۵ء سے وزیر داخلہ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات کے بعد وہ کانگرس پارلیمانی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر بن گئے تھے ؛

فسادات جبل پور کی تحقیقات کیلئے جج

نئی دہلی ۸ مارچ۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلےٰ ڈاکٹر کاٹجو نے کل صوبائی اسمبلی میں اعلان کیا کہ حکومت نے مسٹر جسٹس شری وستاوا کو جبل پور کے فرقہ وارانہ فسادات کی تحقیقات پر مامور کیا ہے ؛

امریکی فوجیوں پر پابندی

واشنگٹن ۸ مارچ۔ امریکی صدر کینیڈی نے غیر ممالک میں کام کرنے والے امریکی فوجیوں کے وہ حقوق واپس لے لئے ہیں۔ جن کے تحت وہ غیر ممالک میں خرید کردہ اپنی کاریں سرکاری اخراجات پر امریکہ واپس لا سکتے تھے۔

سیدہ ام متین صاحبہ کیلئے دعا کی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ —

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن ڈاکٹر بلقیس بیگم صاحبہ نے گنگا رام ہسپتال میں کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اپریشن کامیاب ہے مگر اس کے بعد سیدہ ام متین صاحبہ کو بخار اور درد اور بے چینی کی تکلیف ہو گئی ہے۔ جو ایک حد تک اپریشن کا لازمی نتیجہ ہے۔ غالباً آٹھ دس دن تک ہسپتال میں رہنا ہو گا۔ مخلصین جماعت سیدہ موصوفہ کے لئے (جو ہماری ماموں زاد بہن بھی ہیں) دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد تر کامل صحت عطا فرمائے اور کسی قسم کی پیچیدگی نہ پیدا ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳/۷/۶۱

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے ۹ مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۸ مارچ۔ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونی ممالک میں تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۹ مارچ ۱۹۶۱ء کو بروز جمعرات صبح دس بجے جناب ایکسپریس سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں ؛ (وکالت تبشیر ربوہ)

— نیویارک ۸ مارچ امریکہ کی ریاستوں ٹینسی اور انڈیانا کے بعض حصوں میں زبردست طوفان باد و باراں سے ۴ افراد ہلاک اور ۶ مجروح ہو گئے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ مارچ ۱۹۶۱ء

پاکستان میں عیسائیت

ہفت روزہ چٹان لاہور کی ایک گذشتہ اشاعت میں " پاکستان میں عیسائیت کے پھیلاؤ پر بے معنی اضطراب " کے زیر عنوان ایک سبق آموز اداریہ شائع ہوا ہے۔ اس اداریہ میں فاضل اداریہ نویس نے نہایت پتہ کی بات کہی ہے کہ ایک دو معاصروں نے جو پاکستان میں عیسائیت کے فروغ پر حکومت سے درخواست کی ہے کہ اس پر کڑی نگرانی رکھے اور اس کو روکے۔

" ہمیں اپنے معاصرین کے اس مطالبہ پر نہ صرف ہنسی آئی بلکہ افسوس بھی ہوا کہ حکومت ترویج عیسائیت کا سدِ باب کرے۔ افسوس یہ ہے کہ ہم ہر بات کے لئے حکومت کے دروازے پر دستک دینے کے عادی ہوگئے ہیں "۔

ایک دوسرے ہفت روزہ نے چٹان کے اس اداریہ پر اعتراض کیا ہے اور اس پر زور دیا ہے کہ

" ممکن ہے بعض لوگوں کے نزدیک عیسائیت کے پھیلاؤ پر اضطراب کا اظہار کرنا " بے معنی " ہو۔ شاید اس لئے کہ ان کے نزدیک یہ برابر ہے کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے یا عیسائی ہو جائے لیکن خدا رسول، اسلام اور ملت کے نزدیک یہ دونوں باتیں برابر نہیں۔ اگر اسلام کی رو سے خدا کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے لئے بیٹے بیٹیاں تجویز کرنا سب سے بڑی برائی ہے تو اس کے فروغ کو روکنا اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح چوری ڈکیتی، قتل، اغوا، اسمگلنگ، چور بازاری اور دوسرے مفاسد کے فروغ کو روکنا۔ اگر ان کے سدِ باب کے لئے حکومت کے دروازے پر دستک دینا مضحکہ انگیز یا موجب افسوس نہیں تو آخر عیسائیت کے فروغ کو روکنے کے لئے حکومت کے دروازے پر دستک دینے پر ہنسی کیوں آئے اور افسوس کیوں ہو۔

بینوا توجروا "

ہماری رائے ہے کہ آخر الذکر معاصر کی رائے صحیح نہیں ہے اور اس نے چٹان کے اداریہ پر جو اعتراض کیا ہے وہ محض اعتراض کی خاطر ہے اسلام نے دوسرے مسائل کی طرح آزادی ضمیر کا جو اعلان کیا ہے اس کی مثال نہ کسی مذہب اور نہ کسی جمہوری نظام میں مل سکتی ہے اسلام آزادی ضمیر کے بارے میں ذرا سے جبر کو بھی برداشت نہیں کرتا۔ اور لا اکراہ فی الدین کا اصول قائم کرکے ہر انسان کا یہ پیدائشی حق تسلیم کرتا ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔ البتہ ایک اسلامی حکومت کیلئے ان باتوں پر جن کو معاشرہ کے لئے اسلام ایک جرم قرار دیتا ہے نگرانی رکھنا اور روکنا ضروری قرار دیتا ہے۔ تبدیلی مذہب اسلام کے نزدیک کوئی ایسا جرم نہیں ہے جس کی سزا کوئی دنیوی عدالت دے سکتی ہے یا جس پر اسلامی حکومت کو نگرانی رکھنا یا روکنا لازمی ہے۔

مذہب میں جبر اور دخل اندازی سراسر ایک لادینی چیز ہے اور اس برائی کو روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی تھی۔

معمولی سی عقل رکھنے والا انسان بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ ایمان وہی ایمان ہے جو دلی خلوص کے ساتھ اختیار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے ایمان کی ایک کوڑی قیمت بھی نہیں ہے جس میں ذرا سا بھی جبر کا شائبہ ہو۔ صرف محدود القوی انسان دوسرے انسانوں کو جبر سے اپنا مطیع و منقاد رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر حی و قیوم خدا تعالیٰ کو ایسی اطاعت کی کوئی ضرورت نہیں کہ دل میں تو شرک کی موجیں مضطرب ہوں اور ہونٹوں پر وحدہٗ لاشریک لہ کا ورد ہو

دل میں صنم صنم ہے زباں پر خدا خدا
دونوں سے یوں نباہ کئے جا رہا ہوں میں

اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ صورت ظاہرا شرک سے بھی بدتر ہے۔ یہ کوئی نازک خیالیاں نہیں ہیں کوئی معمولی انسان بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص اس کے ساتھ منافقت برتے یعنی بظاہر تو محبت کا اظہار کرتا ہو اور اندر ہی اندر اس کی جڑیں کاٹ رہا ہو۔ اگر کوئی دوست آپ کو اس لئے تحفہ دیتا ہے کہ آپ کو در پردہ نقصان پہنچائے تو آپ اس کے متعلق کیا خیال کریں گے ؟

خیر یہ تو ایک بات تھی اصل بات جو ہم یہاں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ چٹان کے اداریہ مذکورہ بالا کے متعلق ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ اداریہ نہایت سبق آموز ہے اور افسوس ہے کہ دوسرے معاصر نے نہ صرف یہ کہ اس سبق کو قبول نہیں کیا بلکہ ایک بات کو لیکر اس کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی ہے۔

چٹان کے فاضل مدیر جو بات کہنی چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر پاکستان میں عیسائیوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری ان لوگوں پر عاید ہوتی ہے جو اپنے آپ کو دین کا ستون خیال کرتے ہیں۔ مگر حقیقت میں اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اگرچہ الفاظ ذرا تلخ ہیں لیکن فاضل مدیر نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت سے ہمارے سامنے رکھا ہے چاہیے کہ ہمارے اہل علم حضرات ان باتوں پر برا منانے کے بجائے ان پر غور کریں اور بجائے حکومت کو مشورہ دینے کے کہ وہ عیسائیت پر نگرانی کرے اور اس کو روکے خود اس طرف متوجہ ہوں اور باہمی تنازعات کو چھوڑ کر اسلامی اخلاق کا ایسا مظاہرہ کریں کہ عوام جس سے متاثر ہوں اور عیسائیت کی طرف نہ جھکیں۔

ہم نے الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں عیسائیت کے پھیلنے کے وجوہات کا جائزہ لیا تھا۔ اور ایک وجہ یہ بتائی تھی کہ عیسائی مبلغین میں جوش ہوتا ہے اور وہ منظم طور پر نہایت خلوص و خلق سے اپنا کام کرتے ہیں چنانچہ چٹان نے بھی مسلمان اہل حضرات کی غلط مصروفیات کا ذکر کرکے عیسائیوں کا ذکر بدیں الفاظ کیا ہے۔

" ہمارے علماء نے کبھی غور کیا کہ ان کی مسجدوں اور ان کے مدرسوں کی حالت کیا ہے ؟ ذرا اپنی مسجدوں اور مدرسوں کا عیسائیوں کے مدرسوں اور گرجاؤں سے موازنہ کیجئے معلوم ہو جائے گا کہ فرق کیا ہے —— اور اگر یورپ کے گرجاؤں اور ان سے ملحق اداروں کو ہمارے علمائے کرام دیکھ لیں تو ان کی آنکھیں کھل جائیں۔ کہ روئے زمین پر بہشت کسے کہتے ہیں۔ اور نصرانی یورپ جس کو ہم ملحد کہتے ہوئے نہیں تھکتے، اپنی عبادت گاہوں کی پاکیزگی، صفائی، اور تقدس کا احترام کیسے کرتا ہے ؟ ہماری عبادت گاہوں کا جو حال ہے اسے بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے "

وصیّت کی اہمیّت

موصی اصحاب کیلئے جنت کا وعدہ

(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ)

" پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں ہو جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔"

(الفضل یکم ستمبر ۳۲ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت و تجاویز

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار حسب سابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ نمائندگان کے متعلق اطلاع حسب ذیل مسودہ کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوائیں تو مناسب ہوگا۔

جماعت احمدیہ ۔۔۔۔۔۔ (نام جماعت) ۔۔۔۔۔۔ ضلع ۔۔۔۔۔۔ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۔۔۔۔۔۔ (تاریخ اجلاس) ۔۔۔۔۔۔ میں مندرجہ ذیل احباب کو جملہ شرائط شائع شدہ برائے نمائندگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے۔ نیز یہ بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب بقایا دار نہیں ہیں۔

(۱) دستخط سیکرٹری مال ۔۔۔۔۔۔

(۲) دستخط امیر/صدر جماعت احمدیہ ۔۔۔۔۔۔ ضلع ۔۔۔۔۔۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

بعض خاص دُعاؤں کی تحریک

اور

نوجوانوں کی تربیت کا قومی منصوبہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

رمضان کا مبارک مہینہ گزر رہا ہے اور اس کا آخری عشرہ بالکل قریب آگیا ہے۔ یہ عشرہ گویا رمضان کا نچوڑ ہے جبکہ مومنوں کے مسلسل روزوں اور نفلوں اور تلاوتِ قرآن پاک اور صدقہ و خیرات کی وجہ سے گویا خدا زمین کے قریب اتر آتا ہے اور اپنے مخلص بندوں کی دعاؤں کو زیادہ سنتا اور زیادہ رحم اور عفو و کرم کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسی لئے اس عشرہ میں لیلۃ القدر رکھی گئی ہے جو دعاؤں کی قبولیت کی خاص رات ہے۔ حدیث میں حضرت عائشہ رضؓ اس عشرہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ:-

شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ

"یعنی رمضان کے آخری دس دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے اور عبادت اور دعاؤں میں غیر معمولی انہماک سے اپنی راتوں کو بھی گویا شب بیداری کے ذریعہ جیتا جاگتا دن بنا دیتے تھے۔"

پس اس مبارک عشرہ کی آمد آمد کے پیشِ نظر میں جماعت کے مخلص دوستوں (مردوں اور عورتوں اور بچوں) سے کہتا ہوں کہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت کی اتباع میں وہ بھی اب اپنی کمروں کو کس لیں اور خدا کے آستانے پر گر کر اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے جماعت کی ترقی کے لئے۔ جماعت کے کمزور طبقہ کی مضبوطی کے لئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت کی بحالی کے لئے۔ خود اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ گریہ وزاری سے دعائیں کریں۔ اور دعائیں کریں اور اس طرح خدا کے سامنے اپنی جھولی پھیلائیں کہ اس بے نیاز آقا کا وجود ہم سب کے لئے مجسم نوازش بن جائے۔ ہماری منزل ابھی دور ہے بہت دور۔ انفرادی لحاظ سے بھی دور اور قومی لحاظ سے بھی دور۔ اور دعا کے سوا ہمارے پاس کوئی ہتھیار نہیں۔ بے شک ظاہری تدابیر اختیار کرنے کا ہمیں حکم ہے اور جو شخص خدا کے بنائے ہوئے سامانوں سے غافل رہ کر محض رسمی قسم کی دعا پر بھروسہ کرتا ہے وہ ہرگز سچا احمدی نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ وہ خدا کا امتحان کرتا ہے اور خدا کا امتحان کرنے والا خود امتحان میں ڈالا جائیگا اور اس کی رحمت سے محروم رہے گا۔ پس پوری تدبیر اور پوری کوشش سے ظاہری تدابیر کو بھی اختیار کرو اور ضرور کرو مگر یقین رکھو کہ:-

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

"یعنی انسان کے لئے ہر کام میں نصرت کا منبع صرف خدا کی ذات ہے"

جن جماعتی دعاؤں کی طرف میں اس وقت انفرادی دعاؤں کے علاوہ اپنے دوستوں کو خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں:-

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے دعا اور اس تعلق میں خصوصیت سے یہ دعا کہ حضور کی موجودہ لمبی بیماری کی وجہ سے جماعت میں کسی قسم کی سستی اور کمزوری نہ پیدا ہو۔

(۲) جماعت کے نوجوانوں اور خصوصاً نسلی احمدیوں میں ایمان اور اخلاص اور قوتِ عمل اور جذبۂ خدمت کے لحاظ سے کمی نہ آئے اور ان کا کردار بلند ہو اور ہمیشہ بلند رہے۔ اس تعلق میں یہ خاکسار جماعت کے مقامی اور ضلعوار امیروں کو بھی توجہ دلاتا ہے کہ ان کا یہ ایک نہایت ضروری فرض ہے کہ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں اور بچوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اس بات کی کوشش کریں اور نگرانی رکھیں کہ ان کے اندر:-

سچ بولنے کی عادت۔ محنت و جفاکشی۔ دیانت و امانت۔ جماعتی کاموں میں ذوق و شوق۔ نماز اور دعاؤں میں پابندی اور تلاوتِ قرآن مجید کا کردار پیدا ہو۔

یہ خصائل احمدی نوجوانوں کیلئے گویا ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتے ہیں جس کے بغیر ہماری کمر کبھی سیدھی نہیں رہ سکتی اور کبڑا اور اپاہج انسان کسی کام کے قابل نہیں ہوتا۔ پس ضروری ہے کہ اس تربیتی پروگرام کو دعاؤں اور ظاہری تدابیر کے ذریعہ ایک قومی منصوبہ کے طور پر اختیار کیا جائے۔ اور وقتاً فوقتاً اس کا محاسبہ ہوتا رہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ بھی اس کی نگرانی کرے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق یہ تھا (اور یہ کیا ہی مبارک طریق ہے) کہ خواہ کسی امر کے لئے دعا کرنی ہو سب سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے جو ایک بہترین اور جامع ترین دعا ہے اور اس کے بعد درود پڑھتے تھے جس میں دراصل ساری قومی دعائیں شامل ہیں اور پھر ان دو بنیادی دعاؤں کے بعد دوسری دعائیں کرتے تھے۔ اور ہمارے دوستوں کو بھی یہی بابرکت طریق اختیار کرنا چاہئے۔

بالآخر یہ عاجز خود اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے بھی احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتا ہے کہ خدا ہمیں ہمیشہ ایمان اور عمل صالح اور خدمتِ دین کے مقام پر قائم رکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے جو حضور نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں اور ہمارا وجود جماعت کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنے بلکہ ہمیں دوسروں کیلئے نمونہ بننے کی توفیق دے اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ یہ خاکسار سب دوستوں (بہنوں اور بھائیوں) کیلئے ہمیشہ دعا گو رہتا ہے اور انکی دین و دنیا میں ترقی کا متمنی۔ والسلام

مرزا بشیر احمد ربوہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق

احادیث کی روشنی میں

تقریر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۰ء

(۲)

اسی پاک تربیت کا نتیجہ تھا کہ عائشہ صدیقہؓ کو عظمت کلام الٰہی کے سمجھنے۔ علوم فقہ و ادب دینیہ کی واقفیت میں صحابہ کرام کو مسلم تھیں اور اسی تربیت نبوی کی برکت سے وہ سیاست و قیادت میں بھی قابل تھیں اور ان کی قابلیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ صحابہ و تابعین کرام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واقعہ شہادت پر باغیان خلافت کی سرکوبی کے لئے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جھنڈے تلے اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ان کو قائد حرب بنایا اور بصرہ اور کوفہ جو باغیوں کا ملجاء و ماویٰ اور مرکز تھا ان کی زیر قیادت فتح ہوا۔ اس معرکہ "الاولا واقعہ قتال" میں جس فصاحت و بلاغت سے عائشہ صدیقہ نے لوگوں اور دور و نزدیک کے قبائل کو مخاطب فرمایا اور فتح کے بعد والیان امصار اور رؤسائے قبائل کو جو خطوط لکھے وہ تاریخ اسلام میں ابدی یادگار ہیں اور اس بات کے شاہد ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت بحیثیت رجل قوام کے کس نوعیت کی تھی جو سن بلوغت پر صدیقہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے گھر میں آئیں اور نو سال کی مدت میں آپ کے روح پرور فیضان سے فیضیاب ہوئیں اور علم و فضل میں بلند ترین مقام حاصل کیا۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کو ان کی ممتاز فضیلت کا بالاتفاق اقرار تھا۔ آپؐ کی بقیہ ازواج مطہرات بھی آپؐ کے انوار و برکات سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق متمتع ہوئیں اور انہوں نے اپنے اسوۂ حسنہ سے بتایا کہ عورت کا گھر اس کے لئے قید خانہ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان تربیت گاہ ہے جس میں وہ رجل قوام کے تعاون سے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے جنت بنا سکتی ہیں۔ پردہ سے متعلق حکم وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ اور حکم ولیدنین علیھن من جلابیبھن وغیرہ دیگر احکام نے ان کو درس و تدریس سے نہیں روکا۔ مساجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی سے نہیں روکا۔ عیدین و حج۔ اجتماعی تقریبات میں شامل ہونے سے نہیں روکا۔ جنگوں میں بوقت ضرورت شریک ہونے سے نہیں روکا اور بازاروں میں اپنی ضروریات زندگی خریدنے سے نہیں روکا۔ یہ سارے کام وہ خود انجام دیتی تھیں اور اس کے ساتھ وہ ان تحفظات کو بھی ملحوظ رکھتیں جو اسلام نے تطہیر نفس کی غرض سے صادر فرمائے ہیں۔ غرض اسلام نے عورت کو پاکیزہ اخلاق ملحوظ رکھنے کی ہدایت کرتے ہوئے اسے پوری آزادی دی ہے اور اسے کسی نیک بات سے نہیں روکا اگر روکا ہے تو تبرج الجاھلیۃ سے۔ یعنی غیر مردوں سے آزادانہ میل جول۔ اور آوارگی سے روکا ہے تبرج کے معنے اپنی زینت کی نمائش بے پردگی۔ آزادانہ اختلاط اور اپنے آپ کو شہوت کا کھلونا بنا دینا۔ یہ امور اسلام میں سخت معیوب و ممنوع ہیں۔ اور جن اوصاف کی خواتین گھروں میں اسلام مرد قوام کی زیر نگرانی پیدا کرنا چاہتا ہے وہ آیت فالصلحت قنتت حفظت للغیب بما حفظ اللہ کی مصداق ہیں۔ جن کا کامل نمونہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں موجود تھا

اسلام نے اپنے معاشرہ کی بنیاد ان طبعی خوارق اور حدود پر رکھی ہے۔ اہل مغرب کے لئے ان کی قدر و قیمت سمجھنا بہت مشکل ہے وجہ یہ کہ ان کا نظریہ اسلامی نظریۂ حیات سے مختلف بلکہ متضاد ہے۔ اسلام اپنے معاشرہ کے دونوں رکنوں مرد و زن کو فطرتی تقاضائے حیات کے پیش نظر جداگانہ حیثیت دیتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے دائرۂ عمل کو الگ الگ متعین کرتا ہے۔ تا پیدائش اور ارتقائے نسل کی اہم غرض صحیح طریق پر پایۂ تکمیل کو پہنچے تمدنی حقوق و واجبات میں جہاں ان کی مساوات ہے اسلام اسے تسلیم کرتا ہے فرماتا ہے ولھن مثل الذی علیھن (البقرہ) ان عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے اور جہاں ان کے درمیان طبعی فواصل ہیں انہیں مد نظر رکھنا ضروری قرار دیتا ہے۔ معاشرہ کے دونوں رکنوں کے لئے جو بات سب سے ضروری اور اہم قرار دی ہے وہ ان کا تزکیۂ نفس اور روحانی ارتقاء ہے۔ اسلام اپنے معاشرہ کو ان تمام محرکات و اسباب ہیجان سے محفوظ رکھنا ضروری سمجھتا ہے جو جنسی خواہشات کو بے طرح انگیخت کرنے والے ہوں۔ اسلام نے ان کی آنکھوں اور ان کے کانوں۔ ان کی زبانوں اور ان کے دل و دماغ اور نفس کے ظاہر و باطن کو ضبط میں رکھنے کے لئے احکام صادر فرمائے ہیں۔ آیت بما حفظ اللہ سے یہی احکام تحفظ مراد ہیں۔

عیسائی تمدن نے جنسین کے درمیان طبعی خوارق اور حدود نظر انداز کر دئیے۔ جس سے افراد کی روحانی صحت مختل بلکہ برباد ہو چکی ہے۔ اور ایک عالمگیر فتنہ کی بنیاد اٹھائی گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر بصیر اور روح حساس نے عیسائی عقیدہ کفارہ و تثلیث میں اس فتنہ کے تباہ کن نتائج کشفاً دیکھے اور اپنی امت کو نہ صرف اس سے آگاہ فرمایا اور ڈرایا بلکہ اس سے بچنے کی تاکید فرمائی اور ہدایت کی کہ نمازوں میں شب و روز ان الفاظ میں دعا کی جائے اللھم انی اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال و فتنۃ المحیا والممات۔ اے میرے اللہ میں مسیح الدجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور موت اور زندگی کے فتنہ سے۔ اس تاکید سے ظاہر ہے کہ آپ اس فتنہ کے بد نتائج سے علی بصیرۃ تھے گزشتہ تیرہ سو سال میں جو دعا اور گریہ و زاری اولیاء اللہ۔ صالحین و ابرار امت محمدیہ کی طرف سے اس فتنہ کے متعلق ہو رہی ہے اگر اس کا اندازہ ممکن ہو سکتا ہو تو ہمارے آقائے نامدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قلق اور بیقراری اور گداز کا اندازہ کرنا بھی ممکن ہے۔ یہ ساری دردمندی کی دعائیں اور آہ و بکا تمہیں آپ کے اضطراب روح کی ترجمانی کرتی ہیں۔ جس کا ذکر آیت لعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا میں ابھی کیا جا چکا ہے۔ اس غم و اندوہ کا اندازہ کرنا آسان نہیں اور آپ کے اس کرب و اضطراب کا اندازہ کرنا کیسے ممکن ہے جو بے شمار دلوں میں بٹا ہوا اور صدیوں پر پھیلا ہوا ہے۔ وہی دل محسوس کر سکتے ہیں جنہوں نے اس غم سے کچھ پایا ہو۔ گو آپ کے اضطراب اور بیقراری کا اندازہ کرنا ممکن نہیں لیکن یہ دیکھنا اور سمجھنا ممکن ہے کہ آپؐ کے مکارم اخلاق کا خمیر شفقت و رحمت کے جذبات سے اٹھایا گیا ہے۔ ہر خلق محمدی کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں جذبۂ شفقت و رحمت کا پہلو نمایاں اور غالب ہے خواہ آپؐ کے خلق کا تعلق عائلی سیرت سے ہو یا میدان حرب و ضرب سے یا کسی دوسرے شعبۂ زندگی سے اور قرآن مجید سے یہ معلوم کرنا پھر آسان ہے کہ آپ کی بے پایاں شفقت و رحمت کی وجہ سے بشیراً للعالمین نذیراً للعالمین اور رحمۃ للعالمین کے القاب عطا فرمائے گئے ہیں اور ظاہر ہے کہ الٰہی سلوک ہر نبی کے ساتھ اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے۔ اور یہ بھی مسلمہ واقعہ ہے کہ آپ مبارک ہاتھوں سے ایک قوم کو (سقاھم ربھم شرابا طھورا) شراب طہور پلائی گئی اور ارض حجاز میں تزکیہ نفس کا معجزہ پوری شان سے ظاہر ہوا۔ اور یہ امر بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ فتنۂ دجال سے آپ کا کھلا کھلا انذار پورا ہوا اور پورا ہو رہا ہے اور آج ساری دنیا فتنۂ دجال کی ہلاکت آفرینیوں سے دوچار ہے اور قومیں آگ کی موجیں لینے والے گڑھے کے پاس کھڑی ہیں اور اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی ظاہر ہونا شروع ہو گئی ہے کہ آپ کا آفتاب صداقت مغرب سے طلوع کر رہا ہے کیا ان تمام واقعات مشہودہ کے باوجود کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی ہے کہ وہ وجود مسعود دنیا کا نجات دہندہ ہے جو اپنی رحمت میں

وصیت کرنے سے جنت کا وعدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ ارشاد فرماتے ہیں :-

"پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کر دیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔" (الفضل یکم ستمبر سنہ ۳۲ء)

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

رب العالمین کا مظہر اتم ہے جس کی شفقت عالمگیر اور سارے اقوام شرقیہ اور غربیہ پر محیط ہے اور جس کی مشابہت ایسے روغن زیتون سے ۔ ۔ ۔ ۔ ہے آیت لا شرقیۃ ولا غربیۃ کا مصداق ہے۔ اس ذات بابرکات کے لئے ازل سے مقدر ہو چکا کہ اس کے ہاتھوں سے دُنیا کی نجات ہو اور اس شفیق اعظم نے بڑے کرب سے اپنی امت کو آخری وصیت فرمائی کہ دیکھنا غیر قوموں کی تقلید نہ کرنا آپ کی اس وصیت اور کرب و اضطراب کا ذکر ہو چکا ہے اور اس تقلید اعمیٰ کے متعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"قومی ترقی قومی ترقی کے گیت گاتے ہیں لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانہ میں جو قوم بنی تھی وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی کیا مغربی قوموں کے نقش قدم پر چلکر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی تو بیشک گناہ ہو گا کہ اگر ہم اہل یورپ کے نقش قدم پر نہ چلیں لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہو گا پھر کس قدر ظلم ہے کہ اسلام کے اصولوں کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا ایک دُنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے جو لوگ اسلام کی قبر پر اور زندگی مغربی دُنیا کو قبلہ بنانا چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کے ماتحت چلتے ہیں قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس مرض کی جو تشخیص کی جاتی ہے ہم اس کے مخالف ہیں۔ ہمارے نزدیک اس تشخیص پر جو علاج کیا جائے گا زیادہ خطرناک اور مضر ثابت ہو گا جبتک مسلمانوں کا رجوع قرآن کی طرف نہ ہو گا یہ تندرست نہ ہوں گے عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۸)

دجّال کی تباہی کے متعلق گو احادیث نبویہ میں مفصل ذکر ہے اور قرآن مجید میں بھی۔ محدود وقت کے پیش نظر صرف ایک چھوٹی سی سورت کا ذکر کرنا کافی ہو گا۔ جس میں اس کی کامل تباہی کا ذکر بصورت دُعا اور خبر ہے فرماتا ہے۔ تبت یدا ابی لھب و تب۔ ما اغنی عنہ مالہ وما کسب۔ سیصلیٰ نارًا ذات لھب۔ وامراتہ حمالۃ الحطب۔ فی جیدھا حبل من مسد۔ ابولہب کے دونوں ہاتھ شل اور اس کی ساری کوششیں رائیگاں، اور وہ خود بھی تباہ ہُوا۔ مال و دولت اس کے کوئی کام نہ آئی۔ عنقریب وہ ایسی شعلہ زن آگ میں پڑے گا جو اس نے بھڑکائی اور اس کی بیوی بھی اُسی آگ میں پڑے گی جو حمالۃ الحطب یعنی ایندھن اٹھانے والی ہے۔ اس کے گلوئے نازک میں کھجور کا مضبوط بٹا ہُوا رسا ہے ۔

تبت یدا ابی لھب و تب یہ جملہ انشائیہ بھی ہے اور جملہ خبریہ بھی۔ انشائیہ کے اعتبار سے دُعا کا رنگ رکھتا ہے بتایا جا چکا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اور اپنی بیماری کے آخری ایام میں اس فتنہ سے آگاہ کیا اور آپ نے اس فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے دعا بھی سکھائی۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ جس گھر کی بنیاد عیسائی تمدن کی نقالی میں اٹھائی جائے گی وہ یقیناً برباد ہو گا اور اس کا انجام وہی ہو گا جس کی خبر اس سورت میں دی گئی ہے۔ عربی زبان میں ابو "والے" کے معنوں میں بکثرت استعمال ہوتا ہے کہتے ہیں ابو العباء جبہ والا۔ ابو اللحیہ ڈاڑھی والا۔ ابولہب آگ بھڑکانے والا۔ اور جید عربی زبان میں نازک گردن کو کہتے ہیں اور مسد کھردرا موٹا رسا۔ اس سے اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ اس کی عورت شہوات کی بھڑکانے والی ہو گی اور اس کے آتشیں جنگوں میں شریک ہو گا اور اس کی زندگی نہایت تلخ ہو گی۔

احباب کرام! میری تقریر کا موضوع احادیث نبویہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بیان کرنا ہے۔ عیسائی تمدن کی مذکورہ بالا آجاحت اور سورۂ کہف اور سورۂ لہب کا ذکر کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ نبی اکرم صلعم کی عظیم الشان پیشگوئی کے حوالہ سے آپ کے ایک اور خلق عظیم کی نشاندہی کی جائے جس سے آپ کی مظہر قیومیت ہونے کی صفت۔ شان قوامیت اور حیات جاودانی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس بارے میں احادیث و آیات بیان کرنے کا موقعہ نہیں اور نہ ضرورت وہ آپ کو معلوم ہی ہیں کیونکہ آپ ہی قاتل دجال اور کاسر صلیب، مسیح موعود کی جماعت ہیں جس کے ہاتھوں دجالی فتنۂ عظیم کا قلع قمع مقدر ہے۔ آفتاب عالمتاب مغرب کے جوہڑ میں غروب ہے اور مغرب ہی سے طلوع آفتاب والی پیشگوئی کا ظہور لامحالہ آپ کے ذریعہ سے ہونے والا ہے بشرطیکہ آپ اپنا ہدف اور اپنی منزل مقصود نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں اور مظہر صفات قیومیت نبی اکرم کے اخلاق حمیدہ اور احساس ذمہ داری اپنے دلوں میں پیدا کرتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں یہاں تک کہ منزل مقصود کو پالیں ورنہ یاد رکھیں کہ عیسائی دنیا کی نقالی جیسے اسے تباہ کرے گی نقالوں کو بھی اسی تباہی کے ٹھکانے لگائے گی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انذار و تبشیر والا حادثہ اور طلوع آفتاب سے متعلق عظیم الشان واقعہ اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو گا تو اس وقت بنی نوع انسان کو علم ہو گا کہ زندہ اور زندگی بخش نبی اور دنیا کا نجات دہندہ نبی کون ہے؟ اور صفت حی و قیوم اور وصف قوام کے کیا معنی ہیں؟ اور دنیا میں کون مظہر اتم ہے الحی القیوم رب السموات والارض کا، جسکے ذریعہ سے دنیا حیات جاودانی کے ساتھ برقرار رہ سکتی ہے

فاق الوریٰ بکمالہ وجمالہ
وجلالہ وجنانہ الریان
لاشک ان محمداً خیر الوریٰ
ریق الکرام ونخبۃ الاعیان
تمت علیہ صفات کل مزیۃ
ختمت بہ نعماء کل زمان
واللہ ان محمداً کردافۃ
وبہ الوصول لبسدۃ السلطان
انی لقد احییت من احیائہ
واھاً لاعجاز فما احیانی
یا رب صل علی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا وبعث ثان
یاحب انک قد دخلت محبۃ
فی مھجتی ومدارکی وجنانی
من ذکر وجھک یا حدیقۃ بہجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی آن
جسمی یطیر الیک من شوق علا
یا لیت کانت قوۃ الطیران

ترجمہ: اپنے کمال اور جمال و جلال اور اپنے قلب معمور میں سب جہان پر فوقیت لے گئے ہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ ہیں برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہر فضیلت کے اوصاف آپ پر تمام و کمال پائے جاتے ہیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ پر ختم ہیں۔ اللہ کی قسم! محمد ہی وزیر حضور ہیں۔ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی زیارت کا موقعہ ملتا ہے اور دربار سلطانی میں آپ ہی کے ذریعہ سے رسائی ہو سکتی ہے۔ میں آپ ہی کے زندہ کرنے سے زندہ ہُوا ہوں کیا ہی عجیب یہ معجزہ ہے کیا ہی عجیب وہ زندگی ہے جو اس کے طفیل مجھے ملی ہے۔

اے میرے رب اپنے نبی کو ہمیش ہمیش اپنی حضور سے نواز اس دنیا میں بھی اور دوسرے جہاں میں بھی۔ اے میرے پیارے! تیری محبت میرے دل و جان اور میری روح اور میرے تمام احساسات میں رچ گئی ہے۔ اور اے میرے باغ کی رونق! تیرے منہ کی یاد سے میں ایک لحظہ بھی خالی نہیں ہوں میرا جسم شوق غالب کے سبب، تیری طرف پرواز کر رہا ہے۔ اے کاش! اس سے بھی بڑھکر مجھے پرواز نصیب ہو۔ اور اس زندہ اور زندگی بخش روح پرور نبی کی صفات قیومیت کی شان میں فرماتے ہیں ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دین کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ راز نبوت ہیں اسی سے آشکار
آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اسکا انتظار

امتحان کتاب برکات الدعاء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ماہ جون کے پہلے ہفتہ میں (تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا) کتاب برکات الدعاء کا امتحان رکھا گیا ہے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست ارسال فرما دیں۔ کتاب بہت چھوٹی ہے۔ ممبرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست ہائے دُعا

مکرمی کیپٹن چوہدری عبد القادر صاحب آف ملتان چھاؤنی نے اپنے والد مکرم چوہدری غلام محمد خانصاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کسی مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے اخبار الفضل جاری کروا دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب چوہدری صاحب مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ (مینیجر الفضل)

(۲) بندہ کے دو لڑکے بعارضہ بخار۔ کھانسی خسرہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب بچوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار محمد ابراہیم خلیل ربوہ

فضل عمر سپورٹس کلب ربوہ کا قیام

ربوہ میں کھیلوں کو ایک خاص انتظام کے ماتحت چلانے کے لئے کچھ عرصہ سے فضل عمر سپورٹس کلب کا اجرا کیا گیا ہے

اطفال۔ خدام اور انصار میں سے ہر ایک فضل عمر سپورٹس کلب کا خاص فارم جو کہ داؤد جنرل سٹور گولبازار ربوہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ کی دکانوں سے ایک آنہ قیمت پر مل سکتا ہے پُر کر کے کلب کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل کھیلوں میں سے کوئی سی دو کھیلیں کھیل سکتے ہیں۔

۱۔ فٹ بال ۲۔ والی بال ۳۔ بیڈمنٹن ۴۔ رنگ ۵۔ ڈیک ٹینس ۶۔ ہاکی ۷۔ کرکٹ ۸۔ گتکا ۹۔ اتھلیٹکس وغیرہ۔

کھلاڑیوں کے علاوہ دیگر احباب بھی بحیثیت اعزازی ممبر شمولیت فرما کر کلب کی مدد فرما سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے ہمارے مندرجہ ذیل عہدیداروں کی طرف رجوع فرما دیں۔

سرپرست:۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
صدر:۔ پروفیسر چوہدری ظفر احمد صاحب وینس
نائب صدر:۔ ۱۔ حسن محمد خاں صاحب عارف
۲۔ عطاء الکریم صاحب شاہد
سیکرٹری انیس محمود چوہدری۔
اسسٹنٹ سیکرٹری بشیر احمد اختر

سیکرٹری مال ۱۔ مرزا سعید احمد سعدی
۲۔ مبشر احمد منیر
پراپیگنڈا سیکرٹری ۱۔ چوہدری رفیق احمد اختر
۲۔ محمد اسماعیل خالد
۳۔ زرتشت منیر احمد خان
آفس سیکرٹری: اے آر سماٹری

(سیکرٹری فضل عمر سپورٹس کلب ربوہ)

انصار اللہ کیلئے اعلانات

خدمت خلق } قیادت خدمت خلق کے سلسلہ میں فسٹ ایڈ کمپونڈری میں امتحان کے ذریعہ سندات دلانے کا حصہ بڑی بڑی مجالس کے لئے خاص طور پر توجہ طلب ہے ـــــ براہ مہربانی اس حصہ پر خصوصی توجہ فرمائی جائے اور ایسی کلاسز کا اجراء کر کے مرکز میں اطلاع کر دی جائے تاکہ پروگرام کے مطابق معین تعداد کو اس سلسلہ میں تربیت دلائی جائے۔

شجرکاری } آج کل جو موسم گزر رہا ہے اس میں سایہ اور پھلدار درخت لگا کر بہت بڑی ملکی اور ملی خدمت کی جا سکتی ہے۔

امید ہے گذشتہ کی طرح اس دفعہ بھی احباب ہزاروں کی تعداد میں درخت لگا کر اپنے اپنے ماحول میں ایک نیک مثال قائم رکھیں گے۔ نیز درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں درخت لگائیں جائیں ان کی تعداد سے بھی دفتر مرکزیہ کو مطلع کر دیا جائے۔

(قائمقام قائد خدمت خلق)

عازمین حج توجہ فرمائیں!

جو احمدی احباب اس سال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور ان کے نام حکومت کی طرف سے منتخب ہو چکے ہیں۔ وہ از راہ کرم اپنے اسماء اور پتوں سے شعبہ اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں تاکہ تمام احمدی عازمین حج ایک دوسرے سے متعارف ہو سکیں۔ اور انہیں رہائش اور انتخاب معلم کے متعلق مشورہ دیا جا سکے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح الفضل مورخہ ۳/۳/۶۱ کے صفحہ ۳ پر مکرم مبارک احمد شاہ صاحب کا اعلان نکاح شائع ہوا ہے۔ اس میں کتابت کی غلطی سے غلام محمد سیکرٹری امور عامہ منگلا صاحب کی بجائے سیکرٹری مال منگلا صاحب شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔ (مینیجر)

درخواست دعا میرے لڑکے عزیزم مکرم ڈاکٹر محمد جی صاحب احمدی اسسٹنٹ ڈائرکٹر مبلغہ سرد مشر ملتان ریجن جہیں۔ ار فروری کو کار کے حادثہ میں ضربات آئی تھیں۔ ان کی صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے روبہ افاقہ ہے امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک وہ ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ جائینگے۔ جن احباب ان کے لئے دعائیں کی ہیں۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں تاکہ اللہ کریم کامل اور عاجل شفا بخشے۔ اور ہماری ہر قسم کی پریشانیوں اور کمزوریوں کو دور فرما کر ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے آمین۔ خاکسار سید محمد حسین شاہ منیٹر کوٹھی ۔۔۔

خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/ روپیہ ادا فرمانیوالے مخلصین کی

(فہرست ۳۴)

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ۱۵۰/ روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل ۔ ۔ ۔ کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

			روپے
۳۲۰۔ مکرم رائے خان محمد صاحب بھٹی	پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ سلطان	ضلع جھنگ	۱۵۰/ ــ
۳۲۱۔ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ	″	″	۱۵۰/ ــ
۳۲۲۔ رائے عبدالحفیظ صاحب پسر	″	″	۱۵۰/ ــ
۳۲۳۔ محترمہ سردار بی بی صاحبہ دختر	″	″	۱۵۰/ ــ
۳۲۴۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ دختر	″	″	۱۵۰/ ــ
۳۲۵۔ محترمہ ممتاز بی بی صاحبہ دختر	″	″	۱۵۰/ ــ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

عسر اور یسر ہر حالت میں خانۂ خدا کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	مقام	رقم
۸۳	مکرم شیخ محمد یوسف صاحب۔	لائلپور شہر	۵۶ ــ ۳۹
۸۴	″ قریشی محمد اخلاص صاحب۔	ربوہ	۵ ــ ۰۰
۸۵	″ حکیم گلزار احمد صاحب۔	شیخوپورہ شہر	۵ ــ ۰۰
۸۶	″ ٹھیکیدار اللہ بخش صاحب	دارالنصر ربوہ	۵ ــ ۰۰
۸۷	″ صوبیدار میجر نور محمد صاحب	سانگھڑ سندھ	۹ ــ ۰۰
۸۸	″ حکیم فضل محمد صاحب	پبی ضلع پشاور	۷ ــ ۰۰
۸۹	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	تلونڈی موسیٰ سنگھ ضلع سیالکوٹ	۵ ــ ۰۰
۹۰	مکرم چوہدری عبدالحق صاحب	پنڈی بھاگو	۶۲ ــ
۹۱	″ عبدالرحمٰن صاحب	چک ۲۴۴/ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور	۱۹ ــ ۱
۹۲	″ ماسٹر چراغ دین صاحب	پیرو چک ضلع سیالکوٹ	۵ ــ ۰۰
۹۳	محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ زوجہ سید عبدالغنی صاحب۔	ربوہ	۵ ــ ۰۰
۹۴	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالرحمٰن شاہ صاحب	ربوہ	۵ ــ ۰۰
۹۵	″ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرحمٰن صاحب		۵ ــ ۰۰
۹۶	مکرم محمود عالم صاحب	روہڑی سندھ	۱۵ ــ ۰۰
۹۷	″ میاں محمد بشیر صاحب	گمھاند ضلع جھنگ	۱۰ ــ ۰۰
۹۸	″ جلال الدین صاحب	چک ۲۷/ج ب ضلع لائلپور	۳۱ ــ ۰۰
۹۹	″ غلام رسول صاحب	ملتان	۸ ــ ۲۵
۱۰۰	″ نذیر احمد صاحب۔	منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۹ ــ ۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مقامی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال

مقامی جماعتوں میں جس طرح دوسرے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر جماعت میں آڈیٹر کا تقرر بھی ضروری ہے اور اس کا فرض ہے کہ ہر ماہ یا ہر سہ ماہی کے بعد حسابات پڑتال کر کے نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوایا کرے۔ لیکن اس دستور پر کما حقہٗ عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے تمام آڈیٹر صاحبان سے التماس ہے کہ اپنا رپورٹیں باقاعدہ طور پر نظارت ہذا کو بھجوایا کریں۔ اگر کسی جماعت میں آڈیٹر کا تقرر نہ ہوا ہو تو اس جماعت کے صدر صاحب کو چاہیئے کہ وہ آڈیٹر کا انتخاب کروا کر مرکز سے اس کی منظوری حاصل کریں۔

۲۔ اسی طرح انسپکٹران بیت المال کا بھی فرض ہے کہ جب کسی جماعت کے حسابات کی پڑتال کریں تو مقامی حسابات کی بھی پڑتال کی جاوے۔ (ناظر بیت المال)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

"ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرما دیں۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۰۵: میں بیگم جان زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک $\frac{2}{T.D.A}$ ڈاکخانہ چک $\frac{3}{T.D.A}$ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ / ۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے صرف حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہیں مذکورہ حق مہر کا حصہ ۱/۴ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری جائیداد بصورت نقدی و زیور کوئی نہیں ہے اگر مابعد ایسی کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع سیکرٹری مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ فقط العبد :- موصیہ بیگم جان بقلم خود زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب گواہ شد :- نشان انگوٹھا چوہدری عبدالحق خاوند موصیہ۔ گواہ شد :- چوہدری عبدالحمید خاں کاٹھ گڑھی صحابی۔

نمبر ۱۵۷۵۱: میں حبیبہ بیگم زوجہ شیخ رشید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ٹبورا مشرقی افریقہ ڈاکخانہ ٹبورا ضلع ٹبورا ٹانگانیکا صوبہ مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ / مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- حق مہر مبلغ ۶۰۰۰/- شلنگ (چھ ہزار شلنگ) بذمہ خاوند ہے۔ زیورات کل وزنی ۲۱ تولے ایک ماشہ قیمتی دو ہزار آٹھ سو ۲۸۱۶ شلنگ ۵ پیسے ہے۔ ان میں سات عدد چوڑیاں۔ کڑے ایک جوڑا۔ ایک گلو بند۔ ایک گھمر۔ ایک ٹکہ چار عدد انگوٹھیاں شامل ہیں۔ اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ (دسواں حصہ) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی یا زندگی میں آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی۔

العبد :- حبیبہ بیگم

C/o S. Rashid Ahmad
P.O Box 54
Tabora 11/3/60

گواہ شد :- Sheikh Rashid Ahmad
C/o. P.O Box 54
Tabora T.T
E. Africa

گواہ شد :- محمد اسماعیل واقف زندگی مشنری انچارج ٹبورا مشرقی افریقہ

اعلانات نکاح

۱- میرے بھائی مکرم محمد حسین خان صاحب ولد نواز محمد خان صاحب سامانوی لاہور کا نکاح۔ مسماۃ امۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب کے ہمراہ بعوض مبلغ ۹۰۰/- روپے حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۷ / مارچ ۱۹۶۱ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(رانا عبدالکریم فیکٹری ایریا ربوہ)

۲- میرے بھائی مکرم چوہدری محمد اکمل صاحب ولد چوہدری نتھے خان صاحب سکنہ چک $\frac{388}{گ ب}$ ضلع لائلپور کا نکاح مسماۃ بلقیس اختر صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب مرحوم سکنہ چک $\frac{13}{ج ب}$ ضلع لائلپور کے ہمراہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰) حق مہر پر محترم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲ / ۲ / ۶۱ کو پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے (محمود رشید لائلپور)

نمبر ۱۵۹۶۶: میں رحمت بی بی زوجہ دین محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کرونڈی ضلع خیرپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ / جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میں بقائمی ہوش و حواس رضا و رغبت مندرجہ ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائیداد اس وقت نہیں میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ تھا جو میں وصول کر چکی ہوں میرے پاس ۱/۲ ۱ تولہ (ڈیڑھ تولہ) کی طلائی بالیاں ہیں جن کی موجودہ قیمت تقریباً یکصد ساٹھ روپے (۱۶۰) ہے اس کے علاوہ میرے پاس ایک بھیڑ ہے جس کی قیمت پچیس روپے کے قریب ہے یہ کل دو صد پچاسی روپے ہوئے اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی اس کے علاوہ اپنی زندگی میں جو جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے ۱/۱۰ کی حقدار بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی والسلام رحمت بی بی۔

گواہ شد :- دین محمد خاوند موصیہ

گواہ شد :- غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ۔

نمبر ۱۵۹۵۹: میں اقبال احمد اختر ولد چوہدری غلام محمد قوم جٹ گھگ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چک ۶ ڈاکخانہ چونیاں ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ / ۶۱ / حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ یکصد پندرہ روپیہ صرف ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف اقبال احمد اختر ولد چوہدری غلام محمد صاحب ساکن چک ۶ علی پور تحصیل چونیاں ضلع لاہور۔

العبد :- اقبال احمد اختر بقلم خود

گواہ شد :- غلام محمد بقلم خود ولد نبی بخش صاحب مرحوم

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۲ / ۶۱ /

نمبر ۱۵۹۶۷: میں غلام فاطمہ زوجہ سردار محمد ابراہیم صاحب موصی ۱۱۹۳۰ قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگرہ حال کماس ڈاکخانہ خاص براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ / جنوری ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں (۲) زیور اس وقت کوئی نہیں ہے۔ (۳) ایک عدد مشین سنگر کپڑا سلائی پرانی۔ جس کی قیمت اس وقت دو صد روپیہ ۲۰۰/- ہے کل میزان معہ حق مہر مبلغ ۶۰۰/- چھ صد روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کردوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط راقم الحروف سردار غلام احمد مصطفیٰ فرزند حقیقی موصیہ مذکورہ ۲۹ / ۱

العبد :- غلام فاطمہ زوجہ سردار محمد ابراہیم صاحب قوم ڈوگر سکنہ نانو ڈوگرہ حال کماس براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور

گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم کارکن دفتر وصیت

گواہ شد :- سردار محمد ابراہیم خاوند موصیہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کماس ضلع لاہور ۲۹ / ۱ / ۶۱

نمبر ۱۵۹۷۳: میں خیال جان احمد ولد گل جان قوم افغان پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن خوست ڈاکخانہ جاجی ضلع خوست صوبہ افغانستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ / فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی وصیت بقائمی ہوش و حواس کرتا ہوں میرے باپ مرحوم کی زمین اور مکان کی قیمت جو میرے قبضہ میں ہے اور میرے حصہ کا ہے اس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے اور کوئی میری جائیداد نہیں ہے میں اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس سے زائد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔

العبد :- خیال جان احمد معرفت مرزا محمد حسین حجتی مسیح ربوہ۔

گواہ شد :- مرزا محمد حسین حجتی مسیح بیت السخاوت ربوہ

گواہ شد :- دوست محمد افغان بقلم خود۔ بیت السخاوت ربوہ ۱۳ / ۲ / ۵۹۔

درخط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

عوام کو کاروبارِ حکومت میں زیادہ سے زیادہ حصہ دار بنایا جائے

ملک کو غذائی لحاظ سے خود کفیل بنانے اور ترقیاتی مقاصد کی تکمیل کے لئے وزیر داخلہ کا مشورہ

لاہور ۸ مارچ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کل صوبائی دارالحکومت میں رائے ظاہر کی کہ ملک کو غذائی لحاظ سے خود کفیل کرنے اور دوسرے ترقیاتی مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ عوام کو کاروبار حکومت میں زیادہ سے زیادہ حصہ دار بنایا جائے۔

آپ نے کہا کہ ہمیں اس نصب العین کے پیش نظر عوام اور سرکاری انتظامیہ کے اعلیٰ ارکان میں مکمل تعاون کی فضا پیدا کرنی چاہیئے اور اس امر کا بھی انتظام کرنا ضروری ہے کہ دوسرے سرکاری اہلکار اپنے ذاتی آرام و آسائش کو بالائے طاق رکھ کر ملک و قوم کی خدمت کے جذبہ کے تحت عزم و استقلال سے اپنے فرائض سرانجام دیں۔ مسٹر ذاکر حسین نے کل سہ پہر پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں پبلک ایڈمنسٹریشن کے موضوع پر دو روزہ مجلس مذاکرہ کا افتتاح کرتے ہوئے اس سلسلہ میں مزید کہا کہ موجودہ حکومت پاکستان نے پارینہ و بوسیدہ انتظامی مشینری کو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے کئی ایک اقدامات کئے ہیں اور کئی اور اقدامات زیر غور ہیں آپ نے کہا کہ اس ملک میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ فلاح و بہبود کا انتظام کرنا ہمارا واحد نصب العین ہے اور ایسا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہمارے عوام میں شہریت کے فرائض کا پورا شعور پیدا ہو اور ہمارے سرکاری اہلکار اجتماعی ضروریات سے پوری طرح آگاہ ہوں، آپ نے کہا کہ ہم آج کل مکمل آزاد معیشت کی راہ پر گامزن ہیں کیونکہ ہماری رائے میں صرف اسی طریقہ سے انفرادی جدوجہد کی حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے اور معاشرہ کو ادنیٰ سرکاری ملازمین کی مسلسل مداخلت سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر ذاکر حسین نے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت کے زیر اہتمام منعقدہ دو روزہ سیمینار کی افتتاحی تقریب میں انتظامی مشینری کے تاریخی پس منظر پر مختصر روشنی ڈالی اور پھر اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ اب ہمارے ہاں امریکی ماہرین کی امداد سے سرکاری افسروں کو پبلک ایڈمنسٹریشن کے جدید نظریہ سے روشناس کرانے کا انتظام ہو رہا ہے اور پنجاب یونیورسٹی نے بھی اس مسئلہ کی طرف توجہ دی ہے آپ نے کہا غیر ملکی حکمرانوں نے تقریباً دو سو سال قبل ہند و پاکستان کے برصغیر میں انتظامیہ کا ڈھانچہ اس مقصد کے لئے تیار کیا تھا کہ یہاں امن و امان قائم رہے اور اس طرح وہ یہاں کی بے پناہ دولت سے مستفید ہوں چنانچہ انہیں اپنے اسی مقصد میں خاصی کامیابی ہوئی، اور ہم طویل عرصہ تک برطانوی حکومت کے زیر سایہ قدیم ذرائع سے زیادہ سے زیادہ خوشحال پیدا کرنے میں مصروف رہے جبکہ تمام مغربی ممالک صنعتی انقلاب کے شاندار نتائج سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ انگریزوں نے یہاں کی انتظامیہ کا یہ فرسودہ ڈھانچہ آخر وقت تک قائم رکھا چنانچہ جب ہم آزاد ہوئے تو ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم آزادی کی عظیم ذمہ داری سنبھالنے کے لئے تیار نہیں تھے ہم نے خاصی دیر تک پرانے آئین کے سہارے گزارہ کیا اور پھر جب ہم نے اپنا نیا آئین مرتب کیا تو معلوم ہوا کہ برطانوی پارلیمانی جمہوریت کی کورانہ تقلید ہمارے پیچیدہ مسائل حل نہیں کر سکے گی اور انتظامیہ کے ارکان کو وہ قیادت نصیب نہیں ہوگی جس کی طویل عرصہ تک عدم موجودگی اعلیٰ سرکاری افسروں میں حب زر اور مفاد پرستی کا رجحان پیدا کرنے کا باعث بنی رہی ہے۔

ڈھاکہ ۸ مارچ جس پور ریلوے سٹیشن پر گرین ایرو اور راجشاہی ایکسپریس کے درمیان تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ گرین ایرو کے ڈرائیور کے بروقت اقدام کی وجہ سے تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔

ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد منشی خاں صاحب معلم کو نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے شیخوپورہ کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں ان کے پاس رسید بک موجود ہے چندہ دیکر رسید حاصل کریں۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

تصحیح

"الفضل" مورخہ ۷ مارچ صفحہ ۸ پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر "آنحضرت صلی اللہ کے اخلاق" کا جو بقیہ حصہ درج کیا گیا ہے اس میں ایک جگہ کتابت کی غلطی سے حضرت حفصہؓ کو اخطب یہودی کی بیٹی ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ حضرت حفصہؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواستِ دعا

میرے خاوند نصیر احمد صاحب بھٹی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں قریباً دو سال سے تو بالکل معذور ہیں اور صاحب فراش ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے معذور خاوند کو اپنی قدرت کاملہ سے معجزانہ طور پر شفا دے اور صحت والی اور کام کرنے والی زندگی سے نوازے (آمین)

نیز میری والدہ محترمہ بھی کئی عوارض میں مبتلا ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

صفیہ بھٹی بنت محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی
کشمیری بازار۔ احمد کمرشل کالج۔ راولپنڈی

اطفال احمدیہ ربوہ کا امتحان

"اطفال الاحمدیہ ربوہ کا عام معلومات کا پرچہ ۹ مارچ بروز بدھ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر ہوگا تمام اطفال اپنے ہمراہ قلمیں یا پنسلیں لیتے آویں۔" (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اقوام متحدہ ۸ مارچ۔ کانگو میں سیکرٹری جنرل کے خاص نمائندہ مسٹر راجیشور دیال اس ہفتے کے آخر تک نیویارک آئیں گے آپ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ سے کانگو کے بارے میں مشورہ کریں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴